الجزءُ الثالث

تصنیف

شارح بخاری امام علامہ احمد بن محمد قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ

(۸۵۱ھ — ۹۲۳ھ)

ترجمہ

مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی

سینئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

علاوہ ازیں نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو چند ایسے امور کے بارے میں بتایا جو آپ کے وصال اور قیامت کے درمیان واقع ہوں گے اور ان کو ان کے اچانک آنے سے ڈرایا جس طرح اس شخص کو ڈرایا جاتا ہے جو اطاعت سے منہ پھیر لے اور یہ بھی بتایا کہ جب تک یہ تمام نشانیاں ظاہر نہیں ہوں گی قیامت قائم نہیں ہوگی پس جب بہت بڑی مصیبت آئے گی تو اس سے عالم و جاہل عقل کھو بیٹھیں گے۔

جیسا کہ امانت اور قرآن کے اٹھ جانے کے بارے میں مروی ہے خیانت کا عام ہونا' ساتھیوں کا حسد کرنا' مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت وغیرہ جن کی صحت پر روایات شاہد ہیں اور اس کے وقوع نے اس کی حقیقت کا فیصلہ دیا۔

اور یہ بات متعین ہے کہ ہم صحیح اور حسن روایت میں سے کچھ ذکر کریں۔

تو امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ دو بڑی جماعتوں کے درمیان بہت بڑی لڑائی ہوگی اور بہت زیادہ لوگ قتل ہوں اور دونوں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا (یعنی دونوں مسلمان کہلائیں گے یا دونوں حق پر ہونے کا دعویٰ کریں گے) حتیٰ کہ تیس کے قریب دجال جھوٹے لوگ آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو رسول سمجھے گا' علم اٹھ جائے گا' زلزلے زیادہ ہوں گے' وقت جلدی جلدی گزرے گا' فتنے ظاہر ہوں گے اور قتل عام ہوگا حتیٰ کہ تمہارے پاس مال زیادہ ہوگا اور وہ بہنے لگے گا اور آدمی پریشان ہوگا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے؟ حتیٰ کہ وہ کسی پر پیش کرے گا تو وہ جواب دے گا مجھے اس کی حاجت نہیں اور یہاں تک کہ لوگ عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے اور ایک شخص دوسرے کی قبر سے گزرے گا تو کہے گا کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔ سورج مغرب سے طلوع ہوگا جب طلوع ہوگا اور سب لوگ اسے دیکھیں گے تو اس وقت کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا یا اس نے اپنے ایمان سے نیکی نہیں کمائی اور قیامت قائم ہوگی (پہلا صُور پھونکا جائے گا) تو آدمیوں نے کپڑا پھیلا رکھا ہوگا نہ وہ اس کا سودا کرسکیں گے اور نہ ہی لپیٹنے کی مہلت ملے گی اور ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آئے گا لیکن اسے پی نہیں سکے گا کوئی شخص اپنے حوض کو ٹھیک کررہا ہوگا اور اس میں پانی نہیں ڈال سکے گا کہ (پہلی) قیامت قائم ہو جائے گی اسی طرح وہ لقمہ اٹھا کر منہ کی طرف لے جائے گا اور کھا نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۶۰۸-۳۶۰۹' مسند احمد ج ۳ ص ۹۵' شرح السنہ ج ۱۵ ص ۲۶' مسند الحمیدی رقم الحدیث: ۱۱۰۴' الدر المنثور ج ۶ ص ۵۱' کنز العمال رقم الحدیث: ۳۸۴۰۲)

یہ تیرہ علامات ہیں جن کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث میں جمع کیا اور اس کے بعد کوئی صحیح علامت اور شرط ایسی نہیں رہی جو دیکھی جائے ان علامات میں سے اکثر ظاہر ہو چکی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی "حتیٰ کہ دو بڑی جماعتیں باہم لڑیں گی اور ان دونوں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا" تو اس سے جنگ صفین مراد ہے جو حضرت معاویہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوئی۔

قاضی ابوبکر بن عربی فرماتے ہیں: اسلام میں یہ سب سے پہلا حادثہ تھا۔ لیکن قرطبی نے ان کا رد کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں پر سب سے پہلے اچانک آنے والا حادثہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ہے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال' کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے وصال سے وحی کا سلسلہ بند ہوگیا اور سب سے پہلے شر ظاہر ہوا جیسے بعض عربوں کا مرتد ہونا وغیرہ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وصال سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی آزمائش کی تلوار میان سے باہر نکلی لیکن جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا سب اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر سے ہے۔

آپ کا یہ ارشاد گرامی کہ "تیس کے قریب جھوٹے دجال ہوں گے" تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ان کی معین تعداد مذکور ہے فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

یکون فی امتی دجالون کذابون سبعة وعشرون منهم اربع نسوة وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی.

میری امت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے جن میں سے چار عورتیں ہوں گی اور میں خاتم النبیین (آخری نبی) ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

یہ حدیث حافظ ابونعیم نے نقل کی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ظاہر ہو چکی ہے اگر ان لوگوں کا شمار کیا جائے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارکہ سے آج تک نبوت کا دعویٰ کیا تو ان میں سے مشہور اسی تعداد کے مطابق پائے جائیں گے اور جو آدمی کتب تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے وہ اس حدیث کی صحت کو جان لیتا ہے۔

اور آپ کا ارشاد گرامی "حتیٰ کہ علم اٹھ جائے گا" تو (واقعی) وہ اٹھ گیا اور محض اس کی رسم باقی رہ گئی ہے (کیونکہ علم پر عمل نہیں اور اہل علم علماء دنیا سے پردہ فرما گئے) اور آپ نے زلزلوں کا ذکر فرمایا تو ان میں سے بہت کچھ ہو چکا اور ہم نے ان میں سے بعض کا مشاہدہ کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی "حتیٰ کہ تم میں مال کی کثرت ہوگی اور یہاں تک کہ مال دار پریشان ہوگا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا" تو یہ بات ابھی تک واقع نہیں ہوئی۔

اور آپ نے فرمایا: "کہ ایک شخص کسی دوسرے آدمی کی قبر سے گزرے گا تو کہے گا کاش اس کی جگہ میں ہوتا"۔

اور اس کی وجہ بڑی آزمائش' جاہلوں کا اقتدار پر قابض ہونا اور علماء کو نظر انداز کر دینا ہے۔ اور اسی سلسلے میں بہت کچھ ظاہر ہو چکا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من الحجاز تضیء لها اعناق الابل ببصری.

قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ حجاز سے ایک آگ نکلے جس سے بصریٰ میں اونٹوں کی گردن روشن ہو جائیں (نظر آئیں)۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۷۱۱۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۰، شرح السنہ ج ۱۵ ص ۴۶، مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث: ۵۴۴۶، البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۱۹۹، المستدرک ج ۳ ص ۴۴۳، الدر المنثور ج ۶ ص ۱۵۵، المعجم الکبیر ج ۳ ص ۱۹۲، کنز العمال رقم الحدیث: ۳۸۸۸۳)

اور ایک بہت بڑی آگ مدینہ طیبہ سے ایک منزل کے فاصلے پر ظاہر ہوئی اور اس کا آغاز ایک بہت بڑے زلزلے سے ہوا جو ۳ جمادی الاخری ۶۵۴ھ میں بدھ کی رات میں برپا ہوا منگل کے دن اس کی حرکت میں شدت پیدا ہوئی تھی اس کا زلزلہ اور توڑ پھوڑ زیادہ ہوئی زمین پر جو کچھ تھا اس میں اضطراب پیدا ہوا اور خالق کو پکارنے کے لئے آوازیں بلند ہوئیں اور ایک